سیکھنے کی لگن میں رہنے کا حوصلہ

حقیقی قیادت (Leadership) اور والدین کا کردار خود کو بے عیب ظاہر کرنا نہیں ہے، بلکہ یہ تو سیکھنے کی عملی مثال بننے کا عمل ہے۔ جب بڑے اپنی غلطیوں کا اعتراف کرتے ہیں، "میں ابھی نہیں جانتا" کہتے ہیں، اور کھلے دل سے اپنی اصلاح کرتے ہیں، تو وہ اعتماد، تحفظ اور ترقی کی فضا پیدا کرتے ہیں۔ بچے عاجزی، استقامت اور دیانتداری کمال (Perfection) سے نہیں، بلکہ دوسروں کی مخلصانہ جدوجہد اور اصلاح کو دیکھ کر سیکھتے ہیں۔ بہترین رول ماڈل (Role Model) وہ نہیں ہے جو کبھی غلطی نہ کرے، بلکہ وہ ہے جو دیانتداری کے ساتھ ہمیشہ سیکھتا رہتا ہے۔

میں ایک بار پھر اپنی غلطیوں کے بارے میں شکایت کر رہا تھا کہ جب میں خود اکثر غیر یقینی صورتحال کا شکار ہوتا ہوں تو دوسروں کی رہنمائی کرنا کتنا مشکل ہوتا ہے۔ وہ ہمیشہ کی طرح بغیر مداخلت کیے خاموشی سے سنتا رہا۔ ایک وقفے کے بعد، اس نے کچھ ایسا کہا جس نے پوری گفتگو کا رخ ہی موڑ دیا۔

"وہ سب سے اہم جگہ جہاں ہمیں رول ماڈل بننے کی ضرورت ہے،" اس نے کہا، "وہ یہی ہے—جہاں ہم مشاہدہ کر رہے ہیں، بہتری لا رہے ہیں، سمجھنے کی کوشش کر رہے ہیں اور اپنی غلطیوں سے سیکھ رہے ہیں"۔

میں نے تھوڑی الجھن کے ساتھ اس کی طرف دیکھا۔ "آپ کا مطلب ہے کامیابی کے رول ماڈل؟" میں نے پوچھا۔

"نہیں،" اس نے نرمی سے جواب دیا۔ "**سیکھنے کے رول ماڈل**"۔

یہ لفظ آہستہ آہستہ میرے اندر سرایت کرنے لگا۔

"خاص طور پر اساتذہ اور والدین کے لیے،" اس نے بات جاری رکھی، "یہ سب سے اہم ذمہ داری ہے۔ یہ نہیں کہ وہ خود کو بے عیب پیش کریں بلکہ یہ دکھائیں کہ ایک انسان کیسے نشوونما پاتا ہے"۔

مجھے اپنے اندر ایک عجیب سی بے چینی محسوس ہوئی۔ میرا ہمیشہ سے یہ ماننا تھا کہ اتھارٹی (Authority) یا رعب، یقین، علم اور دوسروں سے ایک قدم آگے رہنے سے آتا ہے۔ غلطیوں کا اعتراف کرنا اپنی پوزیشن کھونے کے مترادف لگتا تھا۔

"لیکن کیا اس سے عزت و احترام میں کمی نہیں آئے گی؟" میں نے پوچھا۔

وہ ہلکا سا مسکرایا۔ "اصل میں اس سے برعکس ہوتا ہے۔ یہ اعتماد کو مضبوط بناتا ہے"۔

اس نے مجھے ایک ایسی کلاس کے بارے میں بتایا جس کا اس نے کبھی مشاہدہ کیا تھا۔ استاد نے بورڈ پر ایک سوال حل کرتے ہوئے ایک چھوٹی سی غلطی کر دی۔ ایک طالب علم نے ہچکچاتے ہوئے ہاتھ اٹھایا اور اس کی نشاندہی کی۔ پوری کلاس نے سانس روک لی، انہیں توقع تھی کہ استاد شرمندگی یا غصے کا اظہار کریں گے۔ اس کے بجائے، استاد تھوڑی دیر کے لیے رکے، بورڈ کی طرف دیکھا، اور سکون سے کہا، "تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ مجھ سے یہ چوک ہو گئی۔ میری مدد کرنے کے لیے شکریہ"۔

اسی لمحے کمرے کی فضا بدل گئی۔ طلبہ پرسکون ہو گئے۔ سوالات بڑھ گئے۔ خوف ختم ہو گیا۔ سیکھنا ایک مشترکہ عمل بن گیا۔

"اس ایک جملے نے،" اس نے کہا، "کلاس کو اس سبق سے کہیں زیادہ سکھا دیا"۔

میں نے سوچا کہ اپنی ساکھ بچانے کے لیے میں نے کتنی بار جان بوجھ کر سب کچھ جاننے کا دکھاوا کیا تھا۔

"بچوں کی گہری کردار سازی،" اس نے بات جاری رکھی، "کامل اور مکمل بڑوں کو دیکھنے سے نہیں ہوتی۔ یہ ان بڑوں کو دیکھنے سے ہوتی ہے جو بہتری لانے کے لیے تیار اور کوشاں رہتے ہیں"۔

یہ جملہ میرے اندر گونجنے لگا۔

"بچے صرف ہمارے الفاظ جذب نہیں کرتے،" اس نے کہا۔ "وہ سچائی، کوشش اور ناکامی کے ساتھ ہمارے تعلق کو بھی جذب کرتے ہیں۔ جب وہ ہمیں اپنی اصلاح کرتے دیکھتے ہیں، تو وہ جوابدہی (Accountability) سیکھتے ہیں۔ جب وہ ہمیں غور و فکر کرتے دیکھتے ہیں، تو وہ عاجزی سیکھتے ہیں۔ جب وہ ہمیں دیانتداری سے جدوجہد کرتے دیکھتے ہیں، تو وہ استقامت (Resilience) سیکھتے ہیں"۔

مجھے ایک والد یاد آئے جنہیں میں جانتا تھا، جنہوں نے کبھی اپنی غلطی تسلیم نہیں کی تھی۔ ان کے بچے ان کی فرمانبرداری تو کرتے تھے لیکن ان سے ڈرتے بھی تھے۔ برسوں بعد، ان بچوں میں سے ایک نے اعتراف کیا، "میں نے کبھی معافی مانگنا نہیں سیکھا، کیونکہ میں نے کبھی اپنے باپ کو معافی مانگتے نہیں دیکھا"۔

کچھ لمحوں کے لیے خاموشی چھا گئی۔

"تم جانتے ہو کہ اصل ہمت کس چیز میں ہے؟" اس نے خاموشی سے پوچھا۔

"کس میں؟" میں نے کہا۔

"بغیر کسی شرمندگی کے، اطمینان سے یہ کہنا: میں ابھی یہ نہیں جانتا۔ مجھے سیکھنے دیں، اور میں (سیکھ کر) آپ کو جواب دوں گا"۔

اس بات نے مجھ پر گہرا اثر کیا۔

"بہت سے باشعور لوگ،" اس نے بات جاری رکھی، "یہ محسوس کرتے ہیں کہ نہ جاننا ایک کمزوری ہے۔ لیکن حقیقت میں، جاننے کا ڈھونگ کرنا کہیں زیادہ نقصان دہ ہے۔ یہ تجسس کو ختم کر دیتا ہے۔ یہ بچوں کو الجھن کو سمجھنے اور اس پر غور کرنے کے بجائے اسے چھپانا سکھاتا ہے"۔

مجھے ایک نوجوان طالب علم کا خیال آیا جس نے ایک بار کلاس میں خلوصِ نیت سے ایک سوال پوچھا تھا اور اس کا مذاق اڑایا گیا تھا۔ اس بچے نے دوبارہ کبھی ہاتھ نہیں اٹھایا۔ اس لیے نہیں کہ اس کا تجسس مر گیا تھا بلکہ اس لیے کہ اس کا تحفظ ختم ہو گیا تھا۔

"جب ایک بچہ کسی والدین یا استاد کو 'میں نہیں جانتا' کہتے ہوئے دیکھتا ہے،" اس نے کہا، "تو بچہ سیکھتا ہے کہ نہ جاننا شرمندگی کی بات نہیں ہے۔ یہ ترقی کا دروازہ ہے"۔

مجھے اپنے سینے میں ایک گھٹن سی محسوس ہوئی۔

"تو رول ماڈل بننا،" میں نے آہستہ سے کہا، "کسی اونچے مقام پر کھڑے ہونے کا نام نہیں ہے"۔

اس نے سر ہلایا۔ "یہ راستے پر چلنے کا نام ہے"۔

اس نے تھوڑا آگے جھک کر کہا، "اگر زندگی آپ کو یہ اعزاز دیتی ہے کہ آپ شعوری طور پر یہ فیصلہ کریں کہ آپ کس قسم کے رول ماڈل بننا چاہتے ہیں، تو سیکھنے والے کا رول ماڈل بننے کا انتخاب کریں۔ اعتماد کے ساتھ کہیں: میں اب بھی سیکھ رہا ہوں"۔

ہم دونوں دوبارہ خاموش ہو گئے۔

مجھے وہ وقت یاد آیا جب میرے بچے نے مجھ سے ایک مشکل سوال پوچھا تھا۔ میں نے جواب دینے میں جلدی کی تھی——اس لیے نہیں کہ مجھے یقین تھا، بلکہ اس لیے کہ میں یہ نہیں چاہتا تھا کہ میں تذبذب کا شکار نظر آؤں۔ اسی رات دیر گئے، مجھے احساس ہوا کہ میرا جواب غلط تھا۔ میں نے اگلے دن اس کی اصلاح کر دی۔

میرے بچے کے چہرے پر سکون صرف صحیح جواب ملنے کی وجہ سے نہیں تھا——بلکہ یہ عمل میں دیانتداری کو دیکھنے کی وجہ سے تھا۔

جب میں نے یہ بات ان سے بیان کی تو انہوں نے کہا، "اس اصلاح نے میرے کردار کی تعمیر اس سے کہیں زیادہ بہتر طریقے سے کی جتنی وہ اصل جواب کبھی کر سکتا۔"

آہستہ آہستہ، اور بالکل واضح طور پر، مجھ پر یہ حقیقت کھلنے لگی۔ کردار ان کو دیکھنے سے نہیں بنتا جو کبھی ٹھوکر نہیں کھاتے۔ کردار ان کو دیکھنے سے بنتا ہے جو ٹھوکر کھاتے ہیں اور دیانتداری کے ساتھ دوبارہ اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔

"تو اصل میراث،" میں نے کہا، "یہ نہیں ہے کہ ہم کتنا جانتے ہیں..."

"...بلکہ یہ ہے کہ ہم کیسے سیکھتے ہیں،" اس نے جملہ مکمل کیا۔

جب میں اس گفتگو کے بعد وہاں سے رخصت ہوا، تو میں اپنے ساتھ ایک نئی چیز لے کر جا رہا تھا——یقین، مہارت یا اتھارٹی نہیں بلکہ ایک خاموش عزم:

ہمیشہ سیکھتے رہنا۔ جو میں ابھی نہیں جانتا اس کے بارے میں ایماندار رہنا۔ جہاں مجھ سے کوتاہی ہو وہاں بہتری لانا۔ اور ان لوگوں کو جو میرے بعد آئیں گے یہ دکھانا کہ نشوونما کوئی منزل نہیں بلکہ زندگی گزارنے کا ایک طریقہ ہے۔

کیونکہ بہترین رول ماڈل وہ نہیں ہے جو کبھی غلطی نہ کرے۔ وہ ہے جو کبھی سیکھنا نہیں چھوڑتا۔